قم کی عوام کے تاریخی قیام کی سالگرہ پر خطاب - 9 /Jan/ 2026

رہبر معظم انقلابِ اسلامی نے آج صبح، ۱۹ دی ۱۳۵۶ (7 جنوری 1978) کو قم کی عوام کے تاریخی اور کامیاب قیام کی سالگرہ کے موقع پر، اس شہر کے ہزاروں مؤمن اور پُرجوش عوام سے ملاقات میں، فاسد پہلوی حکومت اور اس کے اصل پشت پناہ یعنی امریکہ کی غلط تخمینوں کو ملتِ ایران کے مقابلے میں ان کی شکست کی بنیاد قرار دیا اور زور دے کر فرمایا: آج بھی ملتِ ایران — جو نظامِ جمہوریِ اسلامی کی برکت سے فکری و معنوی اعتبار سے اور وسائل کے لحاظ سے اُس زمانے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مضبوط ہے — متکبر امریکہ اور اس کی غلط حساب تخمینوں پر مبنی پالیسیوں کو شکست دے گی، اور وہ مقتدر اسلامی نظام جو چند لاکھ معزز شہداء کے خون سے قائم ہوا ہے، تخریب کاری کرنے والے بے سوچے سمجھے تخریب کاروں کے سامنے ہرگز پسپائی اختیار نہیں کرے گا۔

رہبر انقلابِ اسلامی نے ملک میں پیش آنے والے بعض تخریبی واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا کام ہی تخریب ہے ؛ جیسے کل رات تہران اور بعض دوسرے مقامات پر، چند تخریب کار آئے اور اپنے ہی ملک کی عمارتوں کو نقصان پہنچایا، صرف اس لیے کہ امریکی صدر خوش ہو جائے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے مزید فرمایا: وہ بھی (بیان دے کر) اپنا دل خوش کر لیتا ہے، حالانکہ اگر اس میں ذرا سی صلاحیت ہو تو جا کر اپنے ہی ملک کو سنبھالے جو مختلف بحرانوں میں گھرا ہوا ہے۔ بارہ روزہ جنگ میں اس کے ہاتھ ایک ہزار سے زیادہ ایرانیوں کے خون سے آلودہ ہوئے، اور اس نے خود اعتراف کیا کہ میں نے حملے کا حکم دیا اور اس جنگ کی قیادت کی ؛ پھر یہی شخص کہتا ہے کہ میں ایرانی عوام کا حامی ہوں، اور کچھ بے توجہ اور بے فکر لوگ اس بات پر یقین بھی کر لیتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے لیے کوڑے دانوں کو آگ لگاتے ہیں اور اس طرح کے کام کرتے ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اسلامی جمہوریہ چند لاکھ معزز انسانوں کے خون کی برکت سے موجود میں آیا ہے اور تخریب کاروں کے سامنے ہرگز جھکنے والا نہیں، فرمایا: جمہوری اسلامی غیر ملکی آقاؤں کی مزدوری کو برداشت نہیں کرتا، اور ملتِ ایران ہر اس شخص کو — جو بھی ہو — جو غیر ملکیوں کا آلۂ کار بنے، ناقابل قبول سمجھتی ہے۔

رہبر انقلاب نے امریکہ کے صدر کے بارے میں فرمایا: وہ شخص جو تکبر اور غرور کے ساتھ پوری دنیا کے بارے میں بات کرتا اور فیصلے صادر کرتا ہے، جان لے کہ عموماً دنیا کے مستبد اور متکبر — جیسے نمرود، فرعون، رضا خان اور محمدرضا پہلوی — اپنے اوج کے عالم میں سرنگوں ہوئے، اور وہ بھی سرنگوں ہو کر رہے گا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے اپنے خطاب کے آغاز میں، ۱۹ دی (7 جنوری) کو قم کی عوام کے قیام کو ایران کی درخشاں اور پرافتخار تاریخ کی ضخیم کتاب کا ایک ناقابلِ فراموش ورق قرار دیا اور فرمایا: وہ اہم اور فیصلہ کن واقعہ، اسلامی تحریک کے اُن گہرے اور انباشتہ مطالب کو — جو امام خمینی کے بیانات اور مفکرین کی کوششوں کے نتیجے میں تحریکِ اسلامی کے آغاز، یعنی ۱۵ خرداد ۱۳۴۲ سے عوام کے ذہن و دل میں جمع ہو چکے تھے — ایک سماجی تحریک میں بدل گیا، اور آسمانی بجلی کی مانند، ملت کے غصّے اور نفرت کو آمریت نواز اور امریکی پہلوی حکومت کے خلاف بھڑکا دیا ؛ یوں مسلسل قیاموں کی شکل اختیار کر کے، اس فاسد حکومت کو سقوط اور نابودی کی طرف دھکیل دیا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے ظالم پہلوی حکومت کو عصر حاضر کی بدترین حکومت قرار دیتے ہوئے فرمایا: جب وہ فاسد اور کمزور حکومت نیست و نابود ہوئی تو، جیسا کہ امامؒ خمینی نے وعدہ فرمایا تھا، ایک عوامی حکومت برسر اقتدار آئی، اور «امریکہ، صہیونیت اور عالمی سیاست کے دیگر اوباش عناصر» سے وابستہ حکومت کی جگہ، عزیز ایران میں ایک آزاد اور خودمختار حکومت قائم ہوئی۔

رہبر انقلاب نے پہلوی حکومت اور امریکہ کی غلط پالیسیوں اور غلط تخمینے کو روان قم کے قیام جیسے کاری وار واقعے کے ظہور کا سبب قرار دیا اور فرمایا: عوام قم کے اس معزز اور انقلابی قیام سے دس دن قبل، امریکہ کے صدر نے تہران میں پہلوی دور کے ایران کو "جزیرۂ استحکام" قرار دیا اور اس وابستہ حکومت کی تعریف و توصیف کی، جس سے یہ واضح ہوا کہ وہ ملتِ ایران کو پہچانتا ہی نہیں تھا۔

انہوں نے تاریخی حقائق اور واقعیات کی وضاحت کرتے ہوئے، ملتِ ایران اور نظام جمہوری اسلامی کے بارے میں امریکہ کی گہری اور مسلسل غلط فہمیوں کی طرف اشارہ کیا اور زور دے کر فرمایا: یہی غلطیاں اُس وقت بھی امریکہ کو شکست سے دوچار کر گئیں، اور آج بھی اس کے حصے میں شکست کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔

رہبر انقلاب نے "قیام قم اور پہلوی حکومت کے خاتمے میں ملتِ ایران کی کامیابی کے اسباق اور اسباب" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اُس زمانے میں ملتِ ایران کے پاس توپ و ٹینک جیسے سخت ہتھیار نہیں تھے، مگر وہ اس نرم ہتھیار سے لیس تھی جو ہر میدان میں فیصلہ کن ہوتا ہے۔

انہوں نے اسلام پر ایمان، دینی غیرت، ایمانی حمیت، احساسِ ذمہ داری و فرض شناسی اور ایران سے محبت کو پہلوی دست نشین حکومت کے مقابلے میں ملتِ ایران کے نرم وسائل قرار دیا اور فرمایا: ملت یہ دیکھ رہی تھی کہ اس کے ملک پر امریکی، ان کے کرائے کے ایجنٹ اور صہیونیت سے وابستہ عناصر حکمرانی کر رہے ہیں، اور یہی حقائق اسے غصّے، غضب اور نفرت سے بھر دیتے تھے۔

رہبر انقلاب نے امریکہ کی دھونس کے مقابلے میں ملت کے استقامت کے نتائج بیان کرتے ہوئے تاکید کی: آج سربلند ملتِ ایران نرم اور روحانی طاقت کے لحاظ سے اُس دور کے مقابلے میں کہیں زیادہ مضبوط، منسجم اور آمادہ ہے، اور سخت طاقت کے اعتبار سے بھی اس کی حالت اُس زمانے سے قابلِ موازنہ نہیں۔

انہوں نے اُن افراد کو جو ملتِ ایران اور امریکہ کے درمیان ٹکراؤ اور مقابلے کی بات سے ناخوش ہوتے ہیں، غافل قرار دیا اور فرمایا: یہ لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ امریکہ اور اس کے وابستگان نے خود ملتِ ایران کے خلاف جدوجہد کا آغاز کیا اور اسے جاری رکھے ہوئے ہیں ؛ کیونکہ جمہوری اسلامی نظام نے ملت کی پشت پناہی سے ایران کی عظیم دولتوں اور وسیع وسائل کو ان کے پنجے سے نکال لیا ہے، اور یہی بات امریکہ کو اس قدر ملتِ ایران سے ناراض اور بیزار کیے ہوئے ہے۔

رہبر انقلاب نے لاطینی امریکہ کے واقعات کو امریکہ کی جانب سے اقوام کے وسائل پر قبضہ جمانے کی کوششوں کی ایک مثال قرار دیتے ہوئے فرمایا: وہ ایک ملک کا محاصرہ کرتے ہیں اور بےشرمی سے کہتے ہیں کہ یہ سب ہم نے تیل کے لیے کیا ہے ؛ بالکل اسی طرح جیسے انقلاب سے پہلے ایران کا تیل اور اس کے وسائل مستکبرین، صہیونیوں اور ان کے کارندوں کے قبضے میں تھے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے امریکیوں کی جانب سے جمہوری اسلامی کے ساتھ مسلسل دشمنی کو یاد دلاتے ہوئے

فرمایا: فضلِ الٰہی سے اسلامی نظام روز بروز زیادہ مضبوط ہوتا گیا ہے اور نظام کو ختم کرنے کے لیے ان کی سازشیں ناکام ہو چکی ہیں، یہاں تک کہ آج ان کی خواہش کے برخلاف، جمہوریِ اسلامی دنیا میں ایک طاقتور، سربلند اور باوقار نظام کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

انہوں نے دشمن کی ناکامی کی وجہ—باوجود اس کے کہ اس نے فوجی، سیکورٹی، اقتصادی، ثقافتی یلغار اور کرائے کے ایجنٹوں کی بھرتی جیسے تمام ہتھکنڈے استعمال کیے—اسلامی جمہوری نظام کی حکمرانی کو قرار دیا اور فرمایا: اگر ایران پر کوئی لبرل جمہوری، بادشاہی یا اس اور اس پر منحصر حکومت مسلط ہوتی تو وہ ان دباؤ کا مقابلہ نہ کر پاتی ؛ لیکن یہ اسلامی اور عوامی نظام ہے جس نے ایران کو علم و ٹیکنالوجی، بین الاقوامی سیاست اور بے شمار دیگر میدانوں میں بڑی پیش رفت سے ہمکنار کیا ہے۔

رہبر انقلاب نے ایران کے "تنہا" ہونے کے دعوے کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے فرمایا: یہ دعوے جو بیرونی عناصر کی طرف سے اٹھتے ہیں اور جن کی اندرونِ ملک بعض لوگ بھی پیروی کرتے ہیں، دراصل خودفریبی ہیں ؛ کیونکہ آج کا ایران ایک خودمختار، جرئت کا حامل اور روشن مستقبل رکھنے والا ملک کے طور پر دنیا میں نمایاں ہے۔

انہوں نے ملک کی بہت سی سرگرمیوں اور پیش رفتوں کا سرچشمہ نوجوانوں کو قرار دیتے ہوئے فرمایا: اگرچہ نوجوان اور عام لوگ سب ایک ہی سطح پر نہیں ہیں، تاہم مجموعی طور پر نوجوان طبقہ—دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈے کے برخلاف—ایران کی اہم ترین امتیازی خصوصیات میں سے ہے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے دشمن کی اس کوشش کی نشاندہی کی کہ وہ ایرانی نوجوان کی تصویر ایک گمراہ، مغرب زدہ، دین سے برگشتہ، لاپروا، فاسد اور کمزور حوصلے والے عنصر کے طور پر پیش کرتا ہے، اور فرمایا: یہ تصویر سو فیصد غلط ہے۔ ایرانی نوجوان وہ ہے جو جنگ میں دلیرانہ سینہ سپر ہوتا ہے، سیاست میں بصیرت رکھتا ہے اور امریکہ کو پہچانتا ہے، دینی امور میں پابندی کا مظاہرہ کرتا ہے، اور ہر میدان میں—۲۲ بہمن کی ریلیوں، یومِ قدس، اعتکاف، مذہبی جشنوں اور عزاداریوں، اور شہداء کی تشییع و تعظیم—میں نمایاں اور مؤثر موجودگی رکھتا ہے۔

انہوں نے ملک کی سائنسی تحقیقات اور ترقیات میں نوجوانوں کی مرکزی حیثیت—خلاء میں سیٹلائٹ بھیجنے سے لے کر ایٹمی صنعت، اسٹیم سیلز، نینو ٹیکنالوجی اور ادویات تک—کو اس بات کی ایک اور جھلک قرار دیا کہ ایرانی نوجوان ہر ضروری میدان میں پیش قدمی اور مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے آمادہ ہے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے تاکید کی: عزیز نوجوانو! اپنے دین، سیاسی فکر، فعال موجودگی اور آمادگی، ملک کی ترقی کے لیے سنجیدگی اور اپنی وحدت کو محفوظ رکھیں ؛ کیونکہ متحد اور یکپارچہ ملت ہر دشمن پر غالب آتی ہے، اور ان شاء اللہ بہت جلد ملتِ ایران کے تمام دلوں میں کامیابی کا احساس اپنے عروج پر ہوگا۔